اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ ۔ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۔ یوم چہار شنبہ ۔ مطابق ۸ جون ۱۹۳۸ء ۔ نمبر ۱۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۶۔ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلِ خدا نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کامل کے لئے دعا فرماتے رہیں ؞

صاحبزادی امۃ المتین بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؞

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں ؞

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ؞

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو بنگہ ضلع جالندھر میں سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؞

محلہ دار الفضل کی مجلس خدام الاحمدیہ نے محلہ کے لوگوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے چار کلاسز کھولی ہیں۔ انچارج تعلیم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مقرر کئے گئے ہیں ؞ م

۶ کل بعد نماز مغرب محلہ دار البرکات میں مجلس خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں سیکرٹری صاحب نے تقریر کی۔ اور آج بعد نماز مغرب محلہ ناصر آباد میں جلسہ ہوا جس میں مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر کی۔ تمام اہل محلہ مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلائے معاصرت سے محفوظ رہنے کیلئے ہمیشہ باطن پر نظر رکھو

"آج کل لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ہم اس طرح خدمت کرتے۔ اور اس طرح اخلاص دکھاتے۔ اور یہ کرتے اور وہ کرتے۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اگر اس وقت ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک رنگ کا ابتلا ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی شخص ذوالنون مصری کی بہت تعریف سن کر باہر سے اس کو دیکھنے کے واسطے آیا۔ جب شہر کے بازار میں پہنچا۔ تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذوالنون کہاں ہے۔ اتفاق سے اس وقت ذوالنون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔ لوگوں نے بتلایا۔ کہ وہ ذوالنون ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔ معمولی سا لباس ہے۔ چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا۔ اور کہا۔ کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے ذوالنون نے اس کے مافی الضمیر کو دیکھ کر کہا۔ کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے۔ اس واسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے۔ کہ باطن پر نظر رکھی جائے ؞ لکھا ہے کہ خدا کے بندوں کے پاس ارادت کے ساتھ جانا آسان ہے۔ مگر ارادت کے ساتھ واپس آنا مشکل ہے۔ بہت سے لوگ جب کسی ولی کے پاس جاتے ہیں۔ تو پہلے اپنے دل میں اس کی تصویر بنا لیتے ہیں۔ آگے جب اس کو ایک بشر کی طرح کھاتا۔ پیتا اور بازار سے سودا خریدتا اور بعض دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بھوک پیاس غیرہ میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ تو پھر ان کے اخلاص میں فرق آتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ اعتراض ہوا تھا۔ وقالوا مال ھٰذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہو گیا۔ یہ کیا رسول ہے۔ کہ روٹی کھاتا ہے۔ اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے۔ ان کو جواب دیا گیا ہے۔ کہ یہ بشر ہے۔ سب بشر رسول ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ بات ان لوگوں نے بنظر استخفاف کہی تھی۔ کیونکہ ان کے دلوں میں ایک رسول کا جو تصور اور نقشہ تھا وہ اس کے بالکل برخلاف تھا۔ اصل خوبیاں اور باطنی پاکیزگیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان لوگوں کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو کچھ ان کے سامنے تھا۔ وہ فقط ایک بشریت تھی جس میں کھانا پینا۔ رونا سونا۔ دردناک ہونا تمام لوازم بشریت موجود تھے۔ اس واسطے ان لوگوں نے رد کر دیا"؞ (بدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۴۲ لفظ نبی کا استعمال

غیر مبائعین کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے لئے لفظ نبی کا استعمال نہ خود آپ نے اپنے حق میں کبھی کیا تھا۔ اور نہ آپ کے حق میں آپ کے صحابہ نے کبھی استعمال کیا۔ حالانکہ یہ خیال واقعات کے خلاف اور بالکل نادرست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پادری پگٹ کے متعلق جو اشتہار دیا۔ اس کے نیچے اپنے دستخط ان الفاظ میں کئے تھے۔ "النبی مرزا غلام احمد" اور مولوی محمد علی صاحب نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا تھا۔ "دی پرافٹ مرزا غلام احمد" ایسا ہی اخباروں میں اور کتابوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خدام کی تقریروں میں حضور کے واسطے بارہا نبی کا لفظ بولا گیا۔ اس وقت مجھے اتفاق سے ایک خط اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ملا ہے۔ جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے لکھا تھا۔ اس خط کو خان صاحب نے ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔ "اے میرے پیارے نبی" اور خط کے اندر لکھا ہے۔ "میں اپنی تمام ان قوتوں کے ساتھ جو میرے اختیار میں ہیں۔ خدا اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے نبی مسیح موعود علیہ السلام مظہر جملہ انبیاء کی خوشنودی کے لئے نہائت جوش اور پورے خلوص سے ہر قسم کی خدمات دین بجالانے کو موجود و مستعد ہوں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خط کے جواب میں صرف یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انشاء اللہ وقت پر آپ کو یاد کروں گا خدا تعالیٰ اس نیت کا آپ کو ثواب بخشے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ"

اوپر کے خط میں دو دفعہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کے متعلق نبی کا لفظ لکھا ہے۔ اگر یہ ناجائز ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ جواب میں ان کو نبی کا لفظ لکھنے سے روکتے اصل خط اور حضرت مسیح موعود کی تحریر میرے پاس محفوظ ہے ؛

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۶ جون ۱۹۳۸ء

اخبار احمدیہ

ولادت ۱۔ ۲ جون خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس لاہور

دعائے مغفرت ۱۔ سید عبدالقادر شاہ صاحب کمپونڈر سول ہسپتال شاہ پور کی والدہ کا ۲ جون ۱۹۳۸ء کو انتقال ہو گیا۔ جنکی عمر بوقت انتقال ۷۵ سال کے قریب تھی۔ مرحومہ حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھتیجی تھیں مخلص احمدی اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی تھیں دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عمر خطاب

(۲) میری بیوی ۲۸ مئی کو بچہ پیدا ہونے پر فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ رحمۃ اللہ احمدی سول کچہری ضلع لودیانہ (۳) بہت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں عبداللطیف پسر مہر برکت اللہ عمر ۲۶ سال جو قابل صالح نوجوان احمدی تھا فوت ہو گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے ؛

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

آج کل کالجوں کے داخلے شروع ہیں۔ جو دوست اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں داخل کرائیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت کی طرف سے ایک بورڈنگ۔ زیر نام احمدیہ ہوسٹل کوٹھی ۱۶ ایمپرس روڈ لاہور میں قائم ہے۔ جہاں ہمارے بچے ایک قابل اور ہمدرد احمدی سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں رہتے ہیں اور بچوں کی ہر طرح کی تعلیمی اور اخلاقی اور دینی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس ہوسٹل کے ہوتے ہوئے کسی دوست کا اپنے کسی بچے کو کسی دوسرے ہوسٹل میں داخل کرانا سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ایک قسم کی قومی غداری ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل کرا کے نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ احمدیہ ہوسٹل اخراجات کے واجبی ہونے اور تعلیمی نگرانی کے لحاظ سے کسی دوسرے ہوسٹل سے کم نہیں۔ مگر اس کے اندر یہ زائد خوبی ہے۔ جو کسی دوسری جگہ میسر نہیں کہ بچے احمدیت کی فضا میں پرورش پاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان زہریلے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں جو دوسرے ہوسٹلوں میں پائے جاتے ہیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے ۲۰ جون تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ

۲۔ تاریخ بیعت

۳۔ تاریخ پیدائش

۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ

۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ

۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات

۷۔ صحت

۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۲ سال ہو۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرائط ہذا کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں ؛

نوٹ ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپے ماہوار دی جائے گی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔ ۳ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا

خاکسار عبدالرحمٰن انبالہ شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

مجلسی بائیکاٹ کی تکلیف کا ہندوؤں کو کسی قدر احساس

حال میں دو ایسے واقعات اخبارات میں آئے ہیں۔ جنہوں نے ہندوؤں میں ایک قسم کی ہلچل سی پیدا کر دی ہے۔ اور انہیں غالباً پہلی دفعہ یہ محسوس ہوا ہے۔ کہ کسی قوم کے لئے مجلسی بائیکاٹ کس قدر تکلیف دہ اور ہتک آمیز چیز ہے ۔

پہلا واقعہ ہلکوا ضلع میرٹھ کا ہے جہاں کانگرس کمیٹی نے بابو موہن لال سکسینہ صدر پراونشل کانگرس کمیٹی کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی جس میں ہندو اور مسلمان کانگرسی اصحاب کے علاوہ ایک سکھ کانگرسی بھی مدعو تھے۔ ہندو مسلمان تو اکٹھے میزوں پر بیٹھے۔ مگر سکھ کے لئے علیحدہ میز کا انتظام کیا گیا۔ یہ صورت دیکھ کر سکھ صاحب قدرتاً چونکے۔ اور وجہ دریافت کی۔ کہ انہیں الگ کیوں بٹھایا گیا ہے۔ اس کا جواب انہیں یہ دیا گیا۔ کہ مسلمانوں نے ان کے ساتھ ایک میز پر بیٹھ کر کھانے سے انکار کر دیا ہے۔ کیوں انکار کیا ؟ اس لئے کہ (۱) سکھ جھٹکا کھاتے ہیں (۲) سوٴر کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ یہ جواب پا کر سکھ صاحب نے صدر پراونشل کانگرس کمیٹی سے شکایت کرنی چاہی۔ مگر اجازت نہ دی گئی۔ اور انہوں نے بالفاظ "پرتاپ" (۳ - جون ۳۸ء) "اسے سکھ قوم کی توہین سمجھا۔ اور بطور ناراضی اٹھ کر چلے گئے"۔

اس واقعہ کو نہایت اہم قرار دیتے ہوئے اخبار "پرتاپ" نے اپنے اڈیٹوریل میں لکھا ہے :-

"یہ مجلسی بائیکاٹ کی ایک صورت ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا اس قسم کا بائیکاٹ چل سکتا ہے۔ اور چلنا چاہیئے۔ اس ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ ان کے کھان پان کے طریق مختلف ہیں۔ ان کے لئے اشیاء ممنوعہ بھی مختلف ہیں اگر ہندوؤں کو گائے کے گوشت سے پرہیز ہے۔ تو مسلمانوں کو سوٴر سے۔ ہندوؤں کو گائے کے گوشت سے اس لئے پرہیز ہے۔ کہ وہ اسے ایک مفید اور مقدس جانور سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو سوٴر کے گوشت سے اس لئے کہ وہ ناپاک ہے۔ سکھوں کو حلال گوشت کے استعمال سے پرہیز ہے۔ اور مسلمانوں کو جھٹکہ پر اعتراض ہے۔ ایسی حالت میں مجلسی تعلقات کیسے قائم رہیں۔ اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ جس دعوت میں تمام جماعتیں شامل ہوں۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر کسی جماعت کو اعتراض ہو لیکن اگر کسی جماعت کا یہ مطالبہ ہو۔ کہ وہ اس جماعت سے تعلق رکھے گی۔ جو اس کی ممنوعہ اشیاء کا استعمال نہ کرتی ہو۔ تو پورا نہ ہو سکے گا"

یہ درست ہے۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانا "مجلسی بائیکاٹ کی ایک صورت ہے" اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ اس قسم کا بائیکاٹ باہمی تعلقات کے لئے نہایت مضر ہے پھر یہ بھی صحیح ہے۔ کہ کھانے پینے سے متعلق مجلسی تعلقات قائم کرنے کی یہی صورت ہے۔ کہ جس دعوت میں تمام جماعتیں شامل ہوں وہاں کوئی ایسی چیز نہ ہو۔ جس پر کسی جماعت کو اعتراض ہو۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہندوؤں کو وہ بائیکاٹ بھی یاد ہے جو انہوں نے صدیوں سے مسلمانوں کا کر رکھا ہے۔ اور جس کی وجہ سے انہیں ناپاک سے ناپاک حیوانوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے ۔

قبل اس کے کہ ہم اس کی کچھ مزید تشریح کریں۔ دوسرا واقعہ بھی بیان کر دینا چاہتے ہیں۔ جو "پرتاپ" ہی کے الفاظ میں یوں ہے۔ کہ بنگال کے ایک مولوی حسن صاحب نے ایک موقعہ میں ایک ایسی کرسی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ جس پر تھوڑا ہی عرصہ قبل ایک ہندو بیٹھ چکا تھا۔ ان مولوی صاحب نے اس کرسی کو ناپاک قرار دیتے ہوئے کہا۔ جب تک اس کو اچھی طرح دھویا نہ جائیگا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا۔

اس کے متعلق "پرتاپ" (۶ - جون) لکھتا ہے :-

"یہ ایک واقعہ ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے مسلمانوں کے جذبات ہندوؤں کے متعلق کیا ہیں۔ اس قسم کے اور بھی واقعات ہوتے ہوں گے۔ جن کی اطلاع ہم تک نہیں پہنچتی۔ ایک مسلمان مولوی کا اس کرسی کو ناپاک بتلانا جس پر ایک ہندو بیٹھ چکا ہے۔ اور اس پر اس وقت تک بیٹھنے سے انکار کرنا جب تک کہ اسے اچھی طرح دھویا نہ جائے۔ بتاتا ہے۔ کہ اس صوبہ کے مسلمانوں کے دل میں ہندوؤں کے متعلق کس قدر زہر موجود ہے"!

لیکن تعجب کا مقام ہے کہ اتنے سے واقعہ سے تو مسلمانوں کے دل میں ہندوؤں کے متعلق بہت بڑی مقدار میں زہر کا اندازہ لگا لیا گیا مگر کبھی یہ نہیں خیال کیا گیا۔ کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ صدیوں سے جس قسم کا سلوک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ کس قدر زہر کا پتہ بتاتا ہے ہندوؤں نے مسلمانوں سے چھوت چھات کا جو طریق جاری کر رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی خطرناک قسم کا بائیکاٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور جس شدت کے ساتھ اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کی انتہائی توہین نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔ ہندوؤں کے کھانے پکانے کی جگہ میں ایک کتا۔ بلی۔ حتی کہ سوٴر ایسا گندہ اور ناپاک جانور بھی چلا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایک پاک صاف اور معزز سے معزز مسلمان کا سایہ بھی پڑ جائے۔ تو وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے اور جب تک گائے کے پیشاب اور گوبر سے اسے لیپا نہ جائے۔ قابل استعمال ہی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کھانے پینے کی کسی چیز کو اگر کوئی مسلمان چھو جائے تو وہ ناپاک سمجھ لی جاتی ہے۔ ان حالات میں سمجھ میں نہیں آتا۔ ہندوؤں کو کسی ایک آدھ واقعہ پر جو دراصل انہی کے نہایت ہی تکلیف دہ سلوک کی ہلکی سی صدائے بازگشت ہوتی ہے۔ اس قدر شور مچانے کا کیا حق ہے ہاں اس سے ظاہر ہے۔ کہ مجلسی بائیکاٹ کی تکلیف کا ہندوؤں کو بھی احساس ہونے لگا۔ مسلمان ایک لمبے زمانہ سے اس رنگ میں قومی ہتک برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن آئندہ وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یعنی ہندو اور سکھ اگر ان کے ساتھ مجلسی بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ اور انہیں ناپاک اور ذلیل قرار دیں گے۔ تو مسلمانوں کے لئے بجز سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ ہندوؤں کو ایسا ہی سمجھیں۔ اور اس طرح ہندوؤں اور سکھوں کو محسوس کرائیں۔ کہ وہ چھوت چھات کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے کس قدر تکلیف اور اذیت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ وہ ہندو جو نہیں چاہتے۔ کہ مسلمان اس قسم کا رویہ اختیار کریں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ہندوؤں سے مسلمانوں . . .

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فوائد

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

(۱) (از امیر المومنین)

انبیاء علیہم السلام کی غرض بعثت یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک پاکباز جماعت قائم کریں۔ اور دلوں کو پاکیزہ بنائیں۔ خدا کی یاد کی تڑپ ان میں پیدا کریں نبی اپنے ماننے والوں کو اس نور سے حصہ دیتا ہے جو اسے دیا جاتا ہے۔ وہ ان کے قلوب میں محبت الٰہی کا شعلہ پیدا کر دیتا ہے۔ نورِ خدا ان لوگوں کے اعمال و اقوال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے مقدس ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ پر نگاہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ سب ہی الا ماشاء اللہ آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ جنکو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ ان کی باتیں دلوں میں جذب پیدا کرتی ہیں۔ اگر کسی کو علمی دلائل سمجھ میں نہ آئیں۔ تو وہ کم از کم اس برہان قطعی کا ہرگز انکار نہیں کر سکتا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ کا زبردست ثبوت ہے۔

ہمارے واجب الاحترام بزرگ چوہدری عبد الرحیم صاحب سابق سردار جگت سنگھ صاحب بھی انہی انسانوں میں سے ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نورِ خدا سے حصہ وافر عطا ہوا۔ اور آپ کی پیروی سے ان کے دلوں میں محبت الٰہی موجزن ہوگئی۔ جماعت احمدیہ عموماً اور اہل قادیان خصوصاً آپ کو جانتے اور آپ کی قابلِ تقلید زندگی پر رشک کرتے ہیں۔ اس وقت آپ بڑھاپے کی عمر میں ہیں۔ لیکن گوشۂ تنہائی میں بھی بنی نوع انسان کے نفع کا ہی خیال رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک مضمون اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فوائد پر تحریر کیا ہے جس میں مختصراً ذکر الٰہی کے سو فائدے بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور اس سے تعلق پیدا کرنا ہی انسانی زندگی کا مدعا ہے۔ اس لئے یہ ایک نہایت اہم مضمون ہے۔

چوہدری صاحب موصوف نے کسی مصلحت کی بنا پر یہ مضمون مجھے پڑھنے کے لئے دیا۔ اور بار بار فرمایا۔ کہ اس میں اصلاح کر کے اگر مناسب ہو تو شائع کرا دوں۔ میں نے ان کے ارشاد کی تعمیل میں اس مضمون کو بغور پڑھا ہے۔ میرے نزدیک اس کی اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے۔ درحقیقت یہ فوائد جناب چوہدری صاحب نے اپنے تجربہ کے مطابق لکھے ہیں۔ جو باتیں بہت سے دوسرے لوگوں کے لئے شنیدہ ہیں وہ آپ اور آپ ایسے نیک لوگوں کے لئے آزمودہ ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر صرف یہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ جنہیں ابھی تک ذکر اللہ کی چاشنی کے چکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ موقعہ کو ضائع نہ کریں۔ یہ متاع سب سے قیمتی ہے۔ بلکہ دراصل انسان کے سفرِ آخرت کے لئے یہی زادِ راہ ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندہری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً وسبحوہ بکرۃ واصیلاً الخ والذاکرین اللہ کثیراً الخ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون

(۱) اللہ تعالیٰ کی یاد سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے جو ہر ایک امر الٰہی کو اخلاص سے کراتی ہے ہر نہی سے بچنے کے لئے دل میں خشیت پیدا کرتی رہتی ہے قال تعالیٰ لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفاسقون

(۲) ہر ایک ذی احساس چیز کو اسکے مناسب طاقت اور زندگی دینے والی چیز ہوا کرتی ہے۔ قلوب کو فرح اور زندگی اور انبساط اور ان کو اطمینان ذکر الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ نیز دل کی اصلاح ہونے کی وجہ سے تمام جسم کے قویٰ کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اور ان کو فوق العادت خاص قوت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) شیطان سے اور اس کے افعال سے بچا دُور رہتا ہے۔ فاستعذ باللہ کی تعمیل میں استعاذہ قائم مقام الٰہی یاد ہو کر شیطان کے غلبہ سے بچاتی۔ اور امن کا باعث ہوتی ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رضاء الٰہی کا حصول بتمام سہولت میسر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر فلاح کی طرف قدم اٹھنا شروع ہو کر کامل فلاح سے بہرہ ور بنا دیتا ہے۔ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون

(۵) ہم اور غم قلب سے دور ہوتا ہے کیونکہ ذکر الٰہی سے خوف اور حزن کا دفیہ یا عباد لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون کے مفہوم میں آیا ہے

(۶) کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ کسب کے نتیجہ میں دل پر ایک اثر کسب کے مطابق ضرور پڑتا ہے۔ اور ذکر الٰہی کا نتیجہ دل میں نور کا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ جو مونہہ کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے۔ اور خدا پرست انسان کا چہرہ بھی اس انسان کی راستی کی ایک بین دلیل ہونے کی وجہ سے نرالی چمک کی جگہ ہو جاتا ہے۔ اور دیدہ ور انسان فوراً اس سے فائدہ حاصل کر لیا کرتے ہیں۔

(۷) جس قسم کے صفاتِ الٰہیہ سے انسان اپنے ذکر میں زیادہ تمسک اختیار کرتا ہے ویسے ہی جزاءً وفاقاً کے ماتحت برکات اور فیوض کا نزول اس پر بکثرت ہونا شروع ہو جاتا ہے تنزیہی صفات کا ورد اس میں تقدس زیادہ کر دیتا ہے اور تمجید اور جلال کے صفات کا تمسک لوگوں میں اسکے مجد اور جلال کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے حتیٰ کہ بادشاہوں پر بھی ان لوگوں کی شوکت اور ہیبت اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

(۸) روحانی اور جسمانی رزق ہر طرح سمٹ کر ان سے ایک خصوصی رنگ پیدا کر لیتا ہے الذی اطعمھم من جوع واٰمنھم من خوف ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اُوویران اور غیر آباد علاقے اپنی رونق میں نیا روپ اختیار کر لیتے ہیں۔

(۹) فسق کے سبب سے گناہوں کے کسب سے جو ذہول کی وجہ اور غفلت کے آنے سے بلا اور مصیبت اور غیر طبعی امور کو پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ الٰہی یاد میں امن اور بچاؤ رہتا ہے۔ انسان کو خلاق اور علیم ہستی نے دکھ اور مصائب میں غوطے دینے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ بلکہ کتب علیٰ نفسہ الرحمۃ کے ماتحت یہی پہلو رحم کا غلبہ میں رہتا ہے ہاں گندے عضو کو نہ کاٹا جائے۔ تو وہ تمام جسم کو برباد اور خراب کئے بغیر نہیں رہتا۔ ہاں بعض غلطیوں کی اصلاح خاص رنگ میں کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ذرا فاقہ کے دن لا کر بیماری کے جھٹکے دیکر۔ خوف کو سامنے کھڑا کر کے نفوس کو سے کر۔ ایسی تمام صورتیں اگر تضرع اور رجوع الی اللہ پیدا کر جائیں۔ تو رحمت کی وسیع گود ہر وقت پھر جگہ دینے کے لئے مستعد اور بالکل تیار اور شوق اور انتظار کی آنکھیں وا کر کے خواہش اور دلی تمنا رکھتی ہے کہ صبح کا بھولا شام ہی کو گھر آ جائے۔ تو بھی تو بھولا ہوا نہیں۔ کذٰلک نبلوھم بما کانوا یفسقون۔

(۱۰) عبد کی سعادت صبر شکر اور استغفار میں ہے۔ ذاکر شاغل انسان ان ہر سہ کو بسہولت اپنے اندر پا سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے انعام میں اسکی محبت یحب الصابرین کے ماتحت۔ اور ازدیاد نعماء لئن شکرتم لازیدنکم کے ماتحت۔ اور اسکی رحمت کو لولا تستغفرون اللہ لعلکم ترحمون کے ماتحت بخوبی حاصل کر سکتا ہے وھذا کلہ من فضلہ

(۱۱) لله الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا میں جو امر ہے۔ اس کی تعمیل بھی زبان کو ذکر سے تر رکھنے میں ہی ہے ؛

(۱۲) ذکرِ الٰہی کے لئے علیحدہ ہونے والا گویا مجالسۃ اللہ میں ہو جاتا ہے۔ جو تمام جلیسوں سے بڑھ کر خیر رساں جلیس ہے۔ ماسوا اس کے لغویات میں تو مخل کسی طرح بھی نفع رساں نہیں ہو سکتا والذین ھم عن اللغو معرضون ؛

(۱۳) والذین اٰمنوا اشد حبًا لله - اس نعمت کے حصول کے لئے بھی ذکرِ الٰہی میں مصروفیت قدم کو آگے بڑھاتی رہتی ہے۔ اور محبتِ الٰہی میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور حقیقی رنگ میں ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین کے لئے بھی تیاری ہوتی رہتی ہے ؛

(۱۴) سب ذکروں سے احسن ذکر الذکر یعنے تلاوتِ قرآن ہے کیونکہ یہی وہ اللہ تعالےٰ کے تمام اسماء کے منشا کی مفصل تفصیل ہے جس کے علم سے ہر قسم کے ظلمات سے نجات ملتی ہے ؛

(۱۵) صلوٰۃ پنجوقتہ بھی وہ ذکر ہے۔ جو تمام اشیائے ارضی وسماوی سے چھڑا کر اللہ تعالےٰ کی طرف انابت کا باعث ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ تمام فحشاء کا قلع قمع ہو کر انسان طہارت کے اعلیٰ حلوں میں پیراستہ نظر آنے لگتا ہے ؛

(۱۶) ذکر کی برکت سے انسان ظلمات سے نکلنے کا پہلا مستحق ہو جاتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اذکروا الله ذکرًا کثیرا وسبحوہ بکرۃً واصیلاً۔ ھو الذی یصلی علیکم وملٰئکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیمًا۔

(۱۷) قربِ الٰہی کا باعث بھی ذکر ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی حالت میں بھی ذکر سے غافل نہ رہا کرتے تھے۔ کتاب حزب المقبول میں ادعیۂ ماثورہ سے آپ کے قربِ الٰہی کی کیفیت خوب معلوم ہوتی ہے۔ اور تو اور بیت الخلاء میں آتے جاتے بھی الٰہی حمد اور ذکر فرمایا کرتے تھے ؛

(۱۸) ذکرِ الٰہی وحشت اور بُعد کو دُور کر دیتا ہے۔ خدا اور بندے میں اگر دُوری پیدا ہو جائے۔ تو خسران اور خرابی ہر طرف سے نمودار ہونے لگتی ہے۔ حتیٰ کہ انسان کتے سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے ؛

(۱۹) معرفتِ الٰہی میں بھی ذکر سے دن دُگنی۔ رات چوگنی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان کو معرفت میں ترقی حاصل ہوتی ہے ؛

(۲۰) غفلت۔ شہوت۔ غضب کی راہ جو شیطان کو بسہولت [illegible] کرنے کا موقعہ دیتی ہے۔ ایسے انسان کی طرف سے بند ہو جاتی ہے۔ جو اپنے آپ کو مراقبۂ ربی میں رکھ دیتا ہے ؛

(۲۱) فواحش۔ غیبت۔ زبانی اور کردنی لغزشوں سے بھی بہت سا بچاؤ ذاکر کو ملتا رہتا ہے ؛

(۲۲) اللہ تعالےٰ مصائب کے ایام میں ذاکر کا معاملہ توقف میں نہیں ڈالتا اور بہت جلد سہولت کی راہ کھول دیتا ہے

(۲۳) مجالستِ الملائکہ بھی الٰہی یاد میں مصروف رہنے والے کو ملتی ہے جن کی تحریکات ہمیشہ ہی بابرکت رہتی ہیں۔ اور الٰہی نصرت کے وسائط ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ؛

(۲۴) منازلِ سلوک اور ارتقاء درجات میں جلدی جلدی ترقی کرتا ہے

(۲۵) سبحان اللہ الحمد للہ اور جلالی اور جمالی صفات کا ورد جنت کے ثمرات کا گویا بیج ہیں اور میزان کو بھر دینے والے ہیں ؛

(۲۶) زبان پر اور اعضاء پر ثقل اور بوجھ ڈالنے والی عبادت نہیں بلکہ آئیسر اور سہولت سے ادا ہو جانے والی ہے۔ اور بابرکت نتائج پیدا کرنے والی ہے۔ آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ زلازل۔ طوفانِ باد۔ ابر کی مہیب شکل۔ اور ازحد خوشی۔ اور بڑی مصیبت۔ اور عظیم القدر تغیرات عالم میں سب میں ذکرِ الٰہی کی طرف مائل ہو جاتے تھے سوتے ہوئے بھی۔ اٹھ کر بیٹھ کر حمد کر کے ذکرِ الٰہی کی نعمتِ عالیہ کی یاد رکھتے تھے ؛

(۲۷) دل میں رقت پیدا کرنا بھی ذکرِ الٰہی ہی کی تاثیر ہے۔ جس سے قساوتِ قلب دُور ہو کر اس کی مخلوقات پر رحم کے لئے قلب میں ایک زبردست تحریک اور قوی ہیجان پیدا ہو جاتا ہے ؛

(۲۸) اللہ کا ذکر عجز اور کسل۔ اور تہاون اور استکبار اور استنکاف سے حفاظت میں رکھتا ہے ؛

(۲۹) قلب کی تمام بیماریوں اور سینے کے امراض کے لئے شفا دینے والی نعمت ہے ؛

(۳۰) ذاکر انسان مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔ اور ایسے انسان کا اللہ تعالےٰ خاص طور سے پاس اور لحاظ رکھتا ہے ؛

(۳۱) دیکھا گیا ہے۔ اور آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہادت دیتے ہیں۔ کہ بعض عباد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی قسم کی بھی اللہ تعالےٰ لاج رکھ لیتا ہے۔ جبکہ وہ اصرار کر کے کسی امر پر اڑ جایا کرتے ہیں ؛

(۳۲) ذاکر قوم کو فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان کو ڈھانپتی ہے۔ اور سکینت کا نزول ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے قریبیوں میں ان کا ذکر کرتا ہے ؛

(۳۳) اللہ تعالےٰ کو بھول نہیں سکتا اور بھلا دینے کے تمام بد نتائج سے مصئون رہتا ہے ؛

(۳۴) بستر میں پڑا ہوا بھی راست سے غافلوں سے۔ جو کھڑے ہیں۔ مگر ذکر نہیں کرتے۔ سبقت لے جاتا ہے ؛

(۳۵) بیداری پیدا کرتا رہتا ہے۔ جس سے ایمان بڑھتا رہتا ہے اور انسان ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہتا۔ اس کا قدم آگے ہی آگے جاتا ہے ؛

(۳۶) اذا ذکرتنی شکرتنی کے ماتحت انسان شاکر رہتا ہے ؛

(۳۷) بعض روحانی مقامات کثرتِ ذکر سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ بدوں اس کے ان کا حاصل ہونا ناممکن ہوتا ہے یوسف علیہ السلام کی زبان تخلیہ میں (زندان میں) ہمیشہ ذکر میں ہی لگی رہتی تھی ؛

(۳۸) مکالمہ مخاطبہ کشفی حالت اور انکشافت اکثر امور ضروریہ کا جلد تر حاصل ہوتا ہے ؛

(۳۹) علمی ترقی معاد کے یقین کے لئے بھی ذاکر کو بسہولت حاصل ہوتی ہے ؛

(۴۰) لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہُ الملک ولہُ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر کو سو دفعہ پڑھنے میں غلام کے آزاد کرنے کے برابر سو نیکی ملتی ہے۔ سو بدی مٹائی جاتی ہے۔ اور سارا دن شیطان سے بچا رہتا ہے ؛

(۴۱) اکرم الخلق عند اللہ وہی ہوتا ہے۔ جس کی زبان الٰہی ذکر سے تر رہتی ہے ؛

(۴۲) قیامت میں ہلکا۔ اور گناہوں کی کمی کی وجہ سے سبک سیر پل صراط پر رہے گا ؛

(۴۳) جنون سے امان میں رہتا ہے۔ اخلاص سے ذکر کرنے والے کا زمین و آسمان کا مالک ہر طرح حفیظ رہتا ہے ؛

(۴۴) تمام شرعی اعمال تطہیر کرنے کی وجہ سے ذکرِ الٰہی کے مقصد کو ہی پورا کرنے کے لئے ہیں۔ اسی لئے جلدی جلدی نماز ادا کرنا جس میں اطمینان نہ ہو غیر مقبول رہتی ہے ؛

(۴۵) اوقاتِ شاقہ میں ذاکر کے لئے سہولت رکھ دی جاتی ہے۔ اور سہولت کے ایام

عورت کیلئے عدت مقرر کرنے کا فلسفہ

سوال: ایک عورت جو عرصہ تین سال سے اپنے خاوند سے علیحدہ رہتی ہے۔ اگر اس قدر عرصہ علیحدہ رہنے کے بعد اسے طلاق دی جائے۔ تو بعد از طلاق عدت گزارنے کی ضرورت ہے۔ یا بعد از طلاق نکاح کرسکتی ہے۔ کیونکہ عدت حمل کے لئے ہے اور وہ ہے نہیں:

الجواب: یہ بالکل غلط ہے کہ صرف حمل کے واسطے عدت ہوتی ہے۔ اگر حمل کے واسطے عدت ہو تو صرف ایک ہی حیض سے پتہ چل جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ لونڈی کے بارہ میں صرف ایک حیض کی ضرورت ہے۔ اور اس کا نام استبرا رکھا ہے۔ یعنی رحم کا حمل سے پاک ہونا۔ لیکن طلاق یا وفات کے بعد جو چیز ہے۔ اس کا نام شریعت نے استبرا نہیں رکھا۔ کہ جس کے معنے رحم کا حمل سے پاک ہونے کے ہوں۔ بلکہ اس کا نام عدت رکھا گیا ہے۔ اور عدت کے معنی شمار ہونیکے ہیں نہ کہ حمل سے پاک ہونے کے:

پس یہ ایسی بات ہے جو کہ خود اپنے آپ کی تردید کرتی ہے۔ کہ عدت صرف حمل کے واسطے ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شریعت نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ جب کوئی عورت کسی خاندان میں بیاہی جاتی ہے۔ اور پھر آزاد ہونے کے بعد جب وہ کسی دوسرے خاندان میں شادی کرنا چاہتی ہے۔ تو پہلے خاندان کو اسکا ایسا کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ فطری اور طبعی بات ہے۔ جو ہر ایک قوم میں پائی جاتی ہے۔ اور اسی کا یہ کرشمہ ہے۔ کہ بہت سی اقوام بیوہ کی شادی کو نہائت ناپسند کرتے ہیں۔ اور اپنے قومی وقار کی توہین سمجھتے ہیں پس اس قوم کے جذبات کا تقاضا تو یہ ہے کہ آزادی کے بعد بھی شادی نہ کرے لیکن اس عورت کی فطرت اور طبیعت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آزاد ہوتے ہی اور حیض آنے سے پہلے ہی نکاح ثانی کرے۔ اس لئے عورت میں مرد سے ملنے کا جذبہ جب پوری انتہا کو پہونچتا ہے۔ وہ خاص ایام کے ختم ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ یا خاص ایام سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہی زمانہ استقرار حمل کا ہوتا ہے۔ اور اسی حمل کیوجہ سے یہ جذبہ اس میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جانوروں کے حمل کے جو ایام ہیں جب وہ آجاتے ہیں۔ تو ان میں ایک بے چینی اور حد سے بڑھا ہوا اضطراب پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بھینس زنجیر رسہ وغیرہ تڑوا کر بھاگ جاتی ہے۔ بلی کو دیکھا جاتا ہے۔ تو وہ سارے محلے میں شور مچا دیتی ہے۔ عورت میں بھی ایسا ہی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن قدرت نے اس میں حیا رکھا ہے۔ جو اسے ایسی حرکات کے ارتکاب سے روک دیتا ہے۔ مگر خاص ایام کے بعد ہر قوم میں زیب و زینت اختیار کی جاتی ہے۔ اور یہی اس کے اس جذبہ کا اظہار ہے۔ پس عورت کے اس طبعی جذبہ کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ ایسی حالت پیش آنے سے پہلے پہلے اس جذبہ کو پورا کرنے کا سامان ان ایام کے آنے سے پیشتر ہی کرے۔ اور وہ سامان نکاح ہی ہے۔ پس پہلے خاوند کے خاندان کا جذبہ اور اس آزاد شدہ عورت کا جذبہ آپس میں بالکل متضاد ہیں۔ وہ تو چاہتا ہے۔ کہ یہ عورت اب شادی نہ کرے۔ اور یہ چاہتا ہے (یعنی عورت کا جذبہ) کہ خاص ایام کے آنے سے پہلے پہلے یا ان کے ختم ہونے سے پیشتر نکاح کرے۔ لیکن وہ خدا جو ان دونوں کا رب ہے۔ ان دونوں کے جذبات کو جانتا اور قدر کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے ان میں یہ جذبات رکھے ہیں۔ اس نے پہلے خاوند کے خاندان کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت کو حکم دیا۔ کہ تم اپنے جذبہ کو پہلے ایام میں ہی قوم کی وجہ سے جس کے ساتھ پہلے تمہارا تعلق تھا روک دو۔ پھر دوسرے ایام میں پیدا ہونے والے جذبہ کو بھی حکم دیا کہ روک دو۔ اور تیسرے ایام میں پیدا ہونے والے جذبہ کے متعلق حکم دیا کہ روک دو۔ جب تین دفعہ اس نے اپنے اس مغلوب کن جذبہ کو اپنے مولیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے پہلے خاوند کے جذبات پر نثار کر دیا۔ تو خدا تعالےٰ نے اب اس کے جذبہ کا بھی پاس کیا۔ اور اسکو اجازت دی۔ اور پہلے خاوند کے خاندان کو حکم دیا۔ کہ اب اسکو نکاح سے مت روکو۔ اس نے تمہارے جذبہ کا پورا لحاظ کیا ہے:

آزادی دو طرح سے حاصل ہوتی ہے خاوند زندہ ہو۔ مگر اس نے عورت کو طلاق دے دی۔ یا عورت نے خود خلع کرا لیا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ قدرت نے اس کے خاوند کو وفات دے دی۔ ان دونوں صورتوں میں ایک فرق ہے۔ پہلی صورت میں خاوند خود اس کو جدا کرتا ہے۔ اس واسطے اس کے خاوند کے خاندان کا مذکورہ جذبہ اتنا تیز نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے رشتہ دار نے خود اسکو علیحدہ کیا ہے

لیکن دوسری صورت میں جبکہ قدرت نے اس خاوند کو وفات دے کر اس کو آزاد کیا ہے۔ تو اس صورت میں ان کا مذکورہ جذبہ بہت تیز ہونا چاہیئے۔ اور ان کا مذکورہ جذبہ بروئے کار لانے کے واسطے کوئی عذر سامنے نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جونہی خاوند فوت ہوا۔ اس وقت سے اور خاوند تلاش کرنے لگ پڑے گی اس واسطے شریعت نے یہاں قوم کے جذبہ کا زیادہ لحاظ کیا ہے۔ اور اس وقت تک اس عورت کو اور نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جس وقت کے بعد اپنے جذبہ مذکورہ کو جو ایام خاص میں پیدا ہوتا ہے دبانے سے معذور ہو چکی ہو۔ اور اس معذوری کا پتہ اس حدیث سے لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں تجسس حالات کے واسطے جب مدینہ میں پھر رہے تھے۔ تو انہوں نے ایک عورت کی زبان سے ایک ایسا شعر سنا جو کہ اسی جذبہ کا اظہار کر رہا تھا۔ حضرت عمرؓ اس عورت کے پاس چلے گئے۔ اور آپ نے اس عورت سے دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ میرا خاوند ایک عرصہ سے جہاد پر گیا ہوا ہے۔ اور مجھے اس کی جدائی سے تکلیف ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان کو کہا کہ خدا حق سے نہیں شرماتا۔ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ ٹھیک ٹھیک بتلاؤ کہ عورت خاوند کے بغیر کتنی مدت گذار سکتی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چار مہینہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ انتہائی حد ہے۔ اس کے بعد جب وہ چار مہینے تک اپنے مذکورہ جذبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے جذبات کو دباتی رہی ہے۔ تو اب وہ معذور ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ چار مہینے کے بعد فوراً ہی انتظام نہیں ہو جاتا۔ مثلاً جب اس عورت کے خاوند کو چار مہینے کے بعد بلایا جائے گا۔ تو سفر کے لئے بھی کچھ وقت چاہیئے۔ اس لئے ان ضرورتوں کی واسطے کو مدنظر رکھتے ہوئے چار ماہ پر دس دن زائد مقرر کر دئے۔ تو فرمایا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے۔ وہ چار ماہ دس دن تک کسی اور سے نکاح کرنے کا کھلا کھلا اظہار نہ کرے۔ اس کے بعد اس کو اجازت ہے کہ وہ نکاح کرلے۔

پس عدت کا اصل فلسفہ یہ ہے ورنہ حمل کا جاننا کہ حمل ہے یا نہیں اس کا نام استبراء ہے۔

دوم ایک حیض سے اس کا پتہ معلوم ہو جاتا ہے کہ حمل ہے یا نہیں تین حیض یا چار ماہ دس دن گذارنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

پس حمل سے رحم کا پاک ہونا عدت طلاق یا عدت وفات کی وجہ قرار دینا یہ محض ایک مولویانہ ڈھکوسلا ہے۔ ورنہ حقیقتاً یہ بالکل غلط ہے۔ شریعت نے اس کا بھی اعتبار کیا ہے۔ اس کا نام استبراء رکھا ہے۔ اور وہ لونڈی کے بارہ میں ہے۔

پس تین سال کیا اگر بیس سال بھی خاوند سے علیحدہ رہی ہو اور اس کے بعد خاوند طلاق دے یا مر جاوے۔ تو اس کے بعد بھی عدت طلاق یا عدت وفات کا گذارنا لازمی ہے۔ ہاں اس صورت میں کہ اس کا رخصتانہ ہوا ہو اور وہ اس خاندان کی ممبر نہ بنی ہو۔ تو پھر اس کی آزادی ہو جاوے تو پھر نہ اس کے جذبات بھڑکیں گے۔ اور نہ ان کے رعایت کی ضرورت ہوگی۔ کہ عدت گذارے۔

مفتی سلسلہ احمدیہ

دارالشکر کمیٹی کے نئے عہدہ دار

احباب دارالشکر کمیٹی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت کچھ عرصہ کیلئے قادیان سے باہر جا چکے ہیں۔ جو کمیٹی مذکور کے صدر تھے۔ اس لئے ۳ جون ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں دارالشکر کمیٹی کا اجلاس کیا گیا۔ جس میں قادیان کے ۷۵ سے زائد ممبر موجود تھے۔ میں خود بھی اس اجلاس میں شریک تھا۔ اس میں پہلے قاعدہ نمبر ۲۵ میں ترمیم کی گئی۔ اور پھر ذیل کے عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ ۱۔ صدر۔ مولوی قمر الدین صاحب ۲۔ سیکرٹری۔ قاری محمد امین صاحب

شذرات

(۱)

امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت استخلاف کے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم کیا۔ اور پہلے چاروں خلفاء راشدین اس آیت کے مصداق تھے اس مضمون کے متعلق بہت سے حوالے پیش ہو چکے ہیں۔ ایک جدید حوالہ حسب ذیل ہے۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب "عقائد الاسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے (آیت استخلاف سے) جس طرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح خلفاء اربعہ کی خلافت ثابت ہوتی ہے۔" صفحہ ۲۴۲

پس یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ آیت استخلاف کا وعدہ صرف پہلے خلیفہ کے لئے تھا۔ اور باقی خلفاء راشدین اس آیت کے مصداق نہیں۔

(۲)

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے جو احرار کے امیر شریعت ہیں۔ مسلمانان لاہور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

۱۔ "دو اڑھائی برس تک جو پھندا آپ نے ہمارے گلے میں ڈالا ہے۔ نہ وہ پھندا ہی نکلتا ہے نہ دم ہی نکلتا ہے"

۲۔ "سر فضل حسین نے سر ظفر اللہ کے معاملہ میں کہا تھا کہ مجلس احرار نے میرے خلاف سٹور چھپا رکھا ہے۔ لیکن مجھے فضل حسین نہ کہنا۔ اگر مجلس احرار کو خاک میں نہ ملادوں اس نے ایسا کرکے دکھا دیا۔"

(روزنامہ احسان یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

یہ الفاظ مولوی عطاء اللہ صاحب نے ۳۰ مارچ کو کہے تھے۔ درحقیقت یہ امر واقع کا اعتراف ہے۔ اور ہر آنیوالا دن اس کو نمایاں سے نمایاں کرتا جارہا ہے مگر کیا احرار میں سے خوف خدا رکھنے والے لوگ غور کریں گے۔ کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ ان کو یاد ہوگا کہ دو اڑھائی سال کا عرصہ ہوا کہ خدا کے محبوب سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ نے برملا فرمایا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ احرار نے اس آسمانی خبر کو غلط ثابت کرنے کے لئے جس قدر کوشش کی ہے اسے وہ خوب جانتے ہیں۔ لیکن نوشتہ کو مٹا دینا ان کی طاقت میں نہ تھا چنانچہ آخر انہیں چاروناچار اس حقیقت کا اقرار کرنا پڑا۔ کہ احرار کے گلے میں پھندا پڑ گیا ہے۔ اور مجلس احرار خاک میں مل گئی سچ ہے خدا اپنے بندہ کیلئے بڑا غیور ہے۔

(۳)

بائیبل بتلاتی ہے کہ یہودی مختلف ممالک میں منتشر کئے گئے۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے بہت پہلے ان میں سے بعض ہندوستان میں بھی موجود تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ:۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کا بھی لانا ضرور ہے" (یوحنا ۱۰)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ پراگندہ بنی اسرائیل کو پیغام حق پہنچانے پر مامور ہیں اور ان گم شدہ بھیڑوں کو جمع کرنا آپ کا کام ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے آپ کو مختلف ممالک کی سیاحت ضروری تھی۔ اور ہندوستان بھی آنا چاہیئے تھا کیونکہ اس جگہ تک بھی پراگندہ تھے۔ ہندوستان کے بنی اسرائیل کے متعلق عیسائی رسالہ "المائدہ" نے حسب ذیل دلچسپ خبر شائع کی ہے:۔

"بنی اسرائیل ہند کی یہودی آبادی کا ایک حصہ ہیں جن کا شمار ہند اور برما میں بیس ہزار سے زائد ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے آباؤ اجداد فلسطین سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ مگر اسکو انجمن یہود رنگون نے تسلیم کیا۔ مگر اس دو سالہ تنازعہ کا فیصلہ ہائیکورٹ نے یہ کیا ہے کہ بنی اسرائیل کو اصل یہود قرار دیا ہے" (ماہ نومبر ۱۹۳۷ء)

عیسائی صاحبان بتلائیں۔ کہ کیا بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو جمع کرنے والے کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ ہندوستان آکر اپنے فریضۂ تبلیغ کو ادا کرتا؟

(۴)

عیسائی اخبار "ایپی فینی" کلکتہ نے لکھا ہے "مقدس پولوس نے کرنتھیوں کو پہلا مکتوب لکھتے وقت خواتین کی وضع کے بارے میں جو ہدایات تحریر فرمائی ہیں۔ وہ محض وقتی ضرورت کا تقاضا تھا۔ پولوس کا روئے سخن صرف اہل کرنتھ کی طرف تھا۔ آج ہم پر اس تعلیم کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور نہ ضرورت ہے" اس بیان کو عیسائی رسالہ "المائدہ" میں مسیحیت کی عالمگیری کے دعویٰ کو باطل ثابت کرنے کی سعی" قرار دیا گیا ہے۔ نیز لکھا ہے "اسے پڑھ کر ہم بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اے آکسفورڈ کے جاہل عالمو! تمہاری عقلیں کہاں غارت ہو گئیں۔ تمہاری سمجھ کو کیا ہو گیا۔ تم کیوں حضور مسیح کی عالمگیر تعلیم کو جھٹلاتے ہو۔ کیا اس سخن پروری کی کوئی حد بھی ہے" (نومبر ۳۵ء)

افسوس کہ "المائدہ" نے بجز اس شائستہ کلام کے اس بات کے ثابت کرنے کی ذرہ بھر کوشش نہیں کی کہ کرنتھیوں کے نام کے پہلے خط میں خواتین کی وضع کے متعلق جو ہدایات ہیں وہ عالمگیر ہیں اور عیسائی دنیا ان پر عمل پیرا ہے۔ بلکہ اس نے تو یہ بھی نہیں کیا۔ کہ ان ہدایات کو اپنے صفحات میں درج کر دیتا۔ اس لئے ہم ان ہدایات کا اس جگہ ذکر کرتے ہیں۔ پولوس لکھتے ہیں۔

(۱) "میں بے بیاہوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں۔ لیکن اگر ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کر لیں" (۷-۹)

(۲) "کنواریوں کے حق میں میرے پاس خداوند کا کوئی حکم نہیں۔۔۔ اور اگر کنواری بیاہی جائے تو گناہ نہیں مگر ایسے لوگ جسمانی تکلیف پائیں گے اور میں تمہیں بچانا چاہتا ہوں" (باب ۷)

(۳) "اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ اگر عورت کا بال کٹانا یا سر منڈانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے" (۶/۱۱)

(۴) "عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے" (۱۴/ ۳۴-۳۵)

اب ہم تمام عیسائی اصحاب سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ، مجوزہ ہدایات کو ملحوظ رکھ کر بتائیں۔ کہ عیسائی اخبار ایپی فینی کی رائے درست ہے یا عیسائی رسالہ المائدہ کا خیال ٹھیک ہے؟ کیا عملی زندگی میں عیسائی ان ہدایات کو عالمگیر بنا رہے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو خواہ مخواہ عیسائیت کو عالمگیر مذہب کہنے سے کیا فائدہ؟

(خاکسار:۔ ابو العطاء الجالندھری)

ہر موصی کا بجٹ آنا ضروری ہے

میں نے اعلان کیا تھا کہ ہر موصی کے سالانہ بجٹ کی آمد کی اطلاع دفتر ہذا میں آنی ضروری ہے تاکہ حساب صحیح رہ سکے۔ لیکن اس طرف بہت کم جماعتوں نے توجہ فرمائی ہے۔ حالانکہ ہر موصی کا حساب صحیح ہونے کے لئے اس کے بجٹ کی اطلاع دفتر ہذا میں آنی چاہیئے جہاں باقاعدہ جماعتیں ہیں۔ وہاں کے سکرٹری صاحبان اور جو موصی کسی جماعت میں نہ ہوں وہ خود اپنی سالانہ آمدنی بابت ۳۶-۱۹۳۵ء سے اطلاع دیں۔ اور ساتھ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ کی بھی اطلاع دیدیں کیونکہ سالانہ حساب تیار ہو رہا ہے تاکہ اس کے مطابق تیار کر کے موصیوں کو بھیجا جائے۔

حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ

اخبار "الفضل" میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے مندرجہ بالا عنوان پر جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بہت دلچسپ ہے۔ اور اس میں بہت سی نئی باتیں ہیں۔ لیکن اس میں آپ نے ایک ایسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے جسے قبول کرتے ہوئے طبیعت گھبراتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت لوط علیہ السلام نے روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آکر اپنی دو نوجوان بیٹیوں کی شادی ان میں سے دو مردوں کے ساتھ کر دینے کا ارادہ کیا۔ بلکہ انہیں اس امر کی دعوت بھی دے دی۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جھگڑا نپٹانے کا یہ بھی ایک مؤثر طریقہ ہے کہ مخالفین کی لڑکیاں لے کر ان سے کہ رشتہ قائم کیا جائے۔ لیکن موجودہ صورت میں لڑکیاں لینے کا نہیں بلکہ کفار اور فاسق وفاجر لوگوں کو لڑکیاں دینے کا سوال ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے ایک نبی اور رسول کی طرف منسوب کرتے ہوئے ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے کچھ عرصہ ہوا۔ میرے ایک مرحوم ومغفور دوست نے میرے سوال پر اس کے معانی یوں بتلائے تھے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاءہ قومہ یھرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات۔ قال یاقوم ھؤلاء بناتی۔ ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ۔ ولا تخزون فی ضیفی۔ الیس منکم رجل رشید۔ قالوا لقد علمت مالنا فی بناتک من حق۔ وانک تعلم ما نرید۔ یعنی جب ان لوگوں کو حضرت لوط علیہ السلام کے پاس چند غیر اشخاص کے آنے کا علم ہوا تو انہوں نے حسب سابق برا منایا۔ اور چونکہ یہ رات کا وقت تھا۔ اور وہ پہلے بھی اس بارہ میں کافی تکرار کر چکے تھے۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ وہ بے تحاشا بھاگے ہوئے آئے۔ اس وقت یا تو وہ اپنے جوش میں زنان خانہ میں چلے گئے۔ یا حضرت لوط علیہ السلام کی جوان لڑکیاں اس وقت کہیں باہر حضرت لوطؑ کے پاس بیٹھی تھیں۔ اس پر ان کو حضرت لوطؑ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے میری قوم کے لوگو تم کچھ تو شرم کرو۔ یہ میری جوان لڑکیاں یہاں موجود ہیں ھن اطھر لکم۔ اور تم بھی انہیں پاکیزہ جانتے ہو۔ یعنی ان کی عزت کرنا فرض سمجھتے ہو۔ پھر کیا تمہیں زیبا ہے کہ تم ان کی موجودگی کا بھی کوئی لحاظ نہ کرو۔ اور یوں بھاگے ہوئے بلا اطلاع چلے آؤ۔ اور پھر یہ کہ اس وقت میرے چند ایک مہمان بھی موجود ہیں۔ اور تم نے ان کی موجودگی کا بھی ذرہ بھر خیال نہیں کیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس قوم میں عورتوں کا لحاظ اور مہمان کا پاس ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس وقت بھی بعض بے حیائی میں گھری ہوئی قوموں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت لوط علیہ السلام للکار کر فرما رہے ہیں۔ کہ الیس منکم رجل رشید۔ کیا تم میں اب کوئی بھلا آدمی نہیں رہا۔ جو اپنے قوانین کا پاس کرے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس بات کا ان پر اثر ہوا۔ چنانچہ وہ بے شرمی سے یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو مسلمہ امر ہے۔ کہ ہم یہاں لڑکیوں کی بے عزتی کرنے نہیں آئے۔ اور نہ ہمیں اس بات کا حق ہے۔ اصل غرض جو کہ آپ جانتے ہیں۔ یہ ہے کہ باوجود ہماری تاکید کے غیر اشخاص یہاں کیوں آئے ہیں۔

خاکسار:۔ حبیب الرحمٰن
اے۔ ڈی۔ آئی۔ آف سکولز
شجاع آباد۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

نیروبی (مشرقی افریقہ) سے شیخ مبارک احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ اپریل میں کمپالہ۔ کمولی۔ ایکوٹر۔ نکورو۔ نیروبی۔ کبنر بیی مقامات کا دورہ کیا گیا۔ ۲۶ معززین سے ملاقاتیں کرکے اور مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کرکے پیغام احمدیت پہنچایا۔

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں دو احمدیوں کی وصیت کرائی گئی۔ قرآن مجید اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتا رہا۔ انجمن خدام الاحمدیہ قائم کی گئی۔ احمدیہ سکول ٹبورا میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے جس میں اساتذہ اور اسکول کے طلباء دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔

تبلیغی سلسلہ میں علاوہ ملاقاتوں کے سواحلی زبان کا رسالہ مرتب کیا جس میں وفات مسیح۔ احادیث النبیؐ انگلستان میں اسلام اور میں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ مضامین کے علاوہ عیسائیوں کی طرف سے شائع شدہ کتاب "محمد یا مسیح" کے جواب کی ایک قسط شائع کی گئی۔ سواحلی رسالہ نیروبی میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ۵۰۰ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ۱۴۱ دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی چھوٹی کتب اور اخبار الفضل کے خاص نمبر بھیجے گئے۔

یوم التبلیغ ماہ اپریل میں منایا گیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا مضمون "ہمارا کرشن" گجراتی میں ترجمہ کرکے نہایت خوبصورت طرز پر شائع کیا گیا۔

اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بفضلہ تعالے یہ مضمون خاص دلچسپی سے پڑھا گیا۔

سناتن دھرم کانفرنس میں "ہستی باریتعالے" کے مضمون پر مختلف نمائندگان مذاہب نے روشنی ڈالی۔ میری بھی تقریر ہوئی جس کے نتیجہ میں مختلف لوگوں سے تعارف ہوا اور پھر مقامی احباب کے مشورہ سے اس تعارف سے فائدہ اٹھایا گیا۔ یعنی "پٹیل برادرہڈ" میں اسی موضوع پر پونے دو گھنٹہ تقریر کی گئی۔ جس کی ابتداء میں دہریت پھیلنے کے بواعث اور اختتام پر ایک زندہ ہستی تسلیم کرنے کے موٹے موٹے فوائد بیان کئے گئے۔ حاضری امید سے بڑھکر تھی۔

کمولی میں ایک عیسائی پادری سے تین گھنٹہ مناظرہ ہوا۔ کینربیی گاؤں کے قرب ایک عیسائی سے ملاقات ہوئی گفتگو شروع ہونے پر بہت سے افریقن جمع ہو گئے۔ الوہیت مسیح کے متعلق اناجیل کی رو سے گفتگو ہوتی رہی۔ افریقن لوگوں پر اس گفتگو کا بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے ہم سے ٹریکٹ لئے۔ ایک افریقن نے کہا کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مسیح نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ اور کوئی عقلمند اس امر کو باور نہیں کرے گا۔ کمپالہ اور نواح میں دو چیف لوگوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ اور کئی گھنٹے گفتگو ہوتی رہی۔

اس عرصہ میں چار افریقن دوستوں نے احمدیت قبول کی۔ دوسرے علاقہ سے چالیس افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع آئی ہے۔ چونکہ بالتفصیل حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اس لئے رپورٹ فارم نہیں بھیجے گئے۔ اللّٰھم زد فزد

ناظرین اخبار مولوی صاحب موصوف کی ترقی اور کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ (مرتبہ نظارت دعوۃ وتبلیغ)

کارکنان جماعت احمدیہ خوشاب کا تقرر

آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل عہدہ داران مال کو جماعت احمدیہ خوشاب کے لئے امین اور محاسب منظور کیا جاتا ہے۔ مقامی جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ ان سے تعاون فرما کر مشکور فرمائیں:-

ملک ہدایت اللہ خاں صاحب — امین

ملک نصر اللہ خانصاحب ٹیچر — محاسب

ناظر بیت المال

مبلغین نظارت دعوۃ وتبلیغ اور انسپکٹران بیت المال توجہ فرمائیں

ہر ایک شہری اور دیہاتی انجمن کے سابقہ عہدہ داروں کی میعاد ۳۰ راپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اور نظارت ہذا نے اس بارہ میں اخبار الفضل مجریہ ۱۷ ر مارچ ۱۹۳۸ء میں اعلان کر دیا تھا۔ اور اسی اعلان میں آئندہ تین سال یعنی یکم مئی ۱۹۳۸ء سے آخر اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے جدید عہدہ دار منتخب کرنے اور نظارت ہذا میں انتخابات کی فہرستیں بغرض منظوری بھجوانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس کے بعد متعدد اعلانات کے ذریعہ سے جماعتوں کو بار بار یاددہانیاں بھی کرائی جاتی رہیں۔ لیکن میرے علم میں بیسیوں شہری اور دیہاتی انجمنیں ایسی ہیں۔ جن میں ابھی تک نئے عہدہ داروں کا انتخاب نہیں ہوا۔ اس لئے مبلغین نظارت دعوۃ وتبلیغ اور انسپکٹران نظارت بیت المال کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے دوروں میں اس ضروری امر کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں۔ اور جہاں کہیں وہ تشریف لے جائیں۔ مقامی جماعت سے دریافت فرمائیں۔ کہ آیا اس نے اپنے ہاں آئندہ تین سال کیلئے جدید عہدہ دار منتخب کرکے نظارت ہذا میں رپورٹ بھیجدی ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ اگر جواب نفی میں ہو۔ تو فوراً اپنی موجودگی میں نئے عہدہ دار منتخب کرا کر ان کی فہرست ارسال فرمائیں۔ یہ انتخابات نظارت ہذا کی ان ہدایات کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ جو اخبار الفضل مجریہ ۱۷ رمارچ ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۹ پر بالتفصیل شائع ہو چکی ہیں۔ اور جن کے متعلق کسی قدر ترمیم الفضل مورخہ ۲۹ رمارچ ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۲ پر شائع کر دی گئی تھی۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر جماعت میں تمام عہدہ دار منتخب کئے جائیں جن کا ذکر الفضل مورخہ ۱۷ رمارچ ۱۹۳۸ء کے اعلان کے فقرہ ۱۔۲۔۳ میں ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ ہر جماعت کے حسب حال عہدہ دار منتخب کئے جائیں۔ مثلاً اگر کسی جماعت میں وائس پریذیڈنٹ یا جنرل سیکرٹری یا سیکرٹری ضیافت یا سیکرٹری تالیف وتصنیف یا سیکرٹری امور خارجہ کی ضرورت نہیں اور بلاشبہ ہر ایک جماعت میں ان عہدہ داروں کی ضرورت بھی نہیں۔ تو ان عہدہ داروں کا انتخاب ایک عبث فعل ہو گا۔ پس اصل ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر جماعت کے مناسب حال عہدہ دار منتخب کئے جائیں۔

(ناظر اعلےٰ)

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب وخاسر رکھے۔

امانت فنڈ میں جمع شدہ روپیہ کو تحریک جدید کے چندہ میں منتقل کرنے والے اصحاب

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نوٹ گذشتہ دنوں "پیام امام" کے نام سے جب شائع ہوا۔ تو مخلصین نے اس کو پڑھ کر یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ تحریک جدید سال چہارم کے وعدے جلد سے جلد پورے کریں گے۔ خواہ ان کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ حتیٰ کہ بعض نے تحریک جدید کے امانت فنڈ میں اپنی جمع شدہ رقم ہی اس طرف منتقل کرا دی۔ چنانچہ ذیل میں بغیر نام ظاہر کرنے کے ایسے مخلصین کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ اور دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر وہ بھی چاہیں تو امانت فنڈ کی رقم اس طرف منتقل کرا لیں۔

(۱) ایک بڑی جماعت کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ ۱۷۰/- ہے۔ تیس روپے میں ادا کر چکا ہوں چالیس انشاء اللہ تعالیٰ جون میں ادا کر دوں گا۔ ایک سو روپیہ کے ادا کرنے میں سخت مشکلات ہیں۔ دل نہیں چاہتا۔ کہ قسط وار سال کے آخر تک ادا کروں۔ اس لئے آپ یہ رقم امانت تحریک جائداد سے وصول کر لیں۔

(۲) بے روزگاری کی وجہ سے جو دل کو بے چینی اور اضطراب تھا وہ تو تھا ہی۔ مگر سب سے زیادہ یہ غم دل کو کھا رہا تھا۔ کہ کسی طرح اس ماہ میں تحریک جدید سال چہارم کے وعدے کے ایفا کی توفیق میسر آ جائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ۱۱ مئی ۱۹۳۶ء کے الفضل سے معلوم ہوا۔ کہ امانت تحریک جدید سے بھی یہ چندہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا یہ رقم میری امانت سے وصول کر لی جائے۔

(۳) چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے خیال ہوا۔ کہ تحریک جدید کی امانت یا کوئی اور ذاتی امانت تو ذاتی چیز ہے۔ مگر تحریک جدید کا خوشی کا وعدہ کر دینے کے بعد ہم پر یہ فرض ہو گیا ہے۔ پس چونکہ فرض کی ادائیگی اور عہد کا پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے امانت تحریک جدید سے جنوری۔ فروری اور مارچ کی رقم وصول کر لی جائے۔

(۴) امانت فنڈ سہ سالہ میں میرا دو سو دس روپیہ جمع ہے۔ میں بہت مقروض ہوں۔ جس کی تفصیل سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے میں نے اجازت حاصل کر لی تھی۔ کہ میں جتنا چندہ دینا چاہوں۔ دیا کروں۔ چنانچہ اس وقت میں نے بہت کم چندہ لکھوایا تھا۔ مگر اب میں اسے ڈیوڑھا سے بھی زیادہ کر کے دینا چاہتا ہوں۔ پس اگر آپ میری امانت تحریک جائداد سے مبلغ . . . . وصول کر لیں۔ تو میں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا وہاں آپ کا بھی ممنون ہوں گا۔

ذیل میں ان احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جن کی طرف سے امانت تحریک جائداد کی مد سے روپیہ وصول کر لیا گیا ہے۔

(۱) خانصاحب نعمت اللہ خان صاحب بروچ انسپکٹر ۲۰۰/-
(۲) منشی غلام حیدر صاحب اشتمال اراضی گوجرانوالہ ۳۰/-
(۳) چوہدری غلام جیلانی خان صاحب ڈیٹرزی کمپونڈر بلاچور ۱۰/-
(۴) حکیم علی بخش صاحب صریح ۱۰/-
(۵) میاں خدا بخش صاحب ادرحمہ ۵/۸
(۶) مولوی عبدالمجید صاحب " ۳/-
(۷) منشی مہر محمد صاحب پٹواری " ۶/-
(۸) میاں بشیر محمد صاحب " ۵/-
(۹) جمعدار محمد خان صاحب ہیڈ سلیمان کی ۲۵/-
(۱۰) مولوی عبداللطیف صاحب خان پور بہاول پور ۳۰/-
(۱۱) مولوی محمد علی صاحب چک ۵۹ ملتان ۱۰/-
(۱۲) قاضی محمد سعداللہ صاحب لدھیانہ ۹/-
(۱۳) سید مبارک علی شاہ صاحب نوشہرہ حال لدھیانہ ۱۲/-
(۱۴) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر ہیڈ رسول ۱۶۰/-
(۱۵) منشی محبوب عالم صاحب لاہور نیلہ گنبد ۳۵/-
(۱۶) صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی ۶۶/۱۲
(۱۷) ماسٹر عبدالکریم صاحب بگودر ۲۷/-
(۱۸) چوہدری عبدالعزیز خان صاحب بھٹی سندھ ۱۵/-
(۱۹) ماسٹر رحمت خان صاحب مدرس چیچاوطنی معہ اہلیہ ۴۷/-
(۲۰) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب لنڈی کوتل ۱۰۰/-
(۲۱) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ قادیان ۱۵/-
(۲۲) چوہدری عبدالرحیم صاحب مزنگ ۶۶/-
(۲۳) حافظ عبدالسلام صاحب شملہ ۸۱/-
(۲۴) شیخ محمد صدیق صاحب کامل پوری ۳۵/-
(۲۵) منشی برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل کوئٹہ ۲۵/-
(۲۶) سو مبر خان صاحب سندھ ۶/-
(۲۷) بابو مظفر الدین صاحب پشاور ۵۵/-

(دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے بورڈروں کی مذہبی واقفیت کا امتحان

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے شعبہ تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ہر مہینہ میں دو بار تمام بورڈروں کا ایک نصاب مقرر کر کے امتحان لیا جائے تا کہ ان کی مذہبی واقفیت سے اطلاع ہوتی رہے۔ گذشتہ امتحان کے متعلق ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ نتیجہ توقع سے بہت بڑھ چڑھ کر نکلا۔ گو پاس ہونے کے لئے ساٹھ فیصدی نمبر ضروری تھے اور پرچے دیکھنے میں سختی سے کام لیا گیا تھا۔ پھر بھی صرف دو چار لڑکے فیل ہوئے۔ مندرجہ ذیل طلبہ نے سو فیصدی نمبر حاصل کئے۔ جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(۱) فضل الٰہی صاحب (۲) بشیر الدین صاحب مالاباری (۳) نصیر الدین احمد صاحب اختر (۴) عبداللطیف صاحب گورداسپوری (۵) بشارت احمد صاحب سندھی۔ (۶) سعید احمد صاحب گنگی

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

۲۳ مئی ۱۹۳۶ء کو عزیزم میاں محمد عبدالمنان ولد مولوی محمد عبدالستار صاحب ایم۔ اے امیر اڈلیہ پراونشل انجمن احمدیہ کا نکاح پدپندہ کے چوہدری فیض خان صاحب مرحوم کی لڑکی زبیدہ خاتون سے بعوض مہر سات سو روپیہ ہوا۔ خطبہ نکاح ابو البشارت مولوی عبدالغفور صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کیلئے مبارک کرے۔

خاکسار ربیکا سے خان سکرٹری جماعت احمدیہ سری پار رو پد پندہ

وصیتیں

۵۰۲۶ منکہ آمنہ سلطان زوجہ بابو محمد رشید خاں قوم پٹھان عمر پچیس سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فی الحال میرا کوئی اور زیور وغیرہ نہیں بلکہ صرف تین صد روپیہ مہر ہے جس کے تیسرے حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں جب میرا خاوند میرا یہ روپیہ ادا کردے گا تو میں اسی وقت ایک صد روپیہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کردونگی

الامتہ:۔ آمنہ سلطان ولد جلال خاں پٹھان کابلی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد شفیع دکاندار احمدی بازار قادیان بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد حسن المعروف بابا محمد حسن بقلم خود

۵۰۵۷ منکہ عائشہ زوجہ میاں فتح دین صاحب قوم سیال عمر چالیس سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۱۶ء ساکن قادیان محلہ ریتی چھلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ساٹھ روپے
بند چاندی بقیمت پندرہ ""
بانکاں "" "" بیس روپے
آرسی دبابیاں "" پانچ روپے

کل میزان سو روپے

اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اور میں اس وقت کل جائیداد مالیتی ۱۰۰ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ زوجہ فتح دین

گواہ شد:۔ فتح الدین سیال بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر سیال جالندھری (جامعہ احمدیہ) قادیان

۵۰۵۸ اللہ بخش ولد حکیم مہر الدین صاحب مرحوم قوم لکھن پال راجپوت پیشہ ملازمت کلرکی عمر بیس سال سات ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد بطور تنخواہ مبلغ پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ اللہ بخش کارکن بیت المال

گواہ شد:۔ عبد الرحیم کارکن بیت المال

گواہ شد:۔ عبد الرحمن یحیٰی کلرک بیت المال

۵۰۶۰ مرزا منور احمد ولد مرزا محمد شفیع صاحب محاسب قوم مغل عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف میری کتب ہیں۔ جن کی مالیت قریباً یکصد روپیہ ہے۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جب میری کوئی آمد شروع ہوگی تو اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد میری وفات پر ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ مرزا منور احمد بقلم خود محلہ دارالرحمت

گواہ شد:۔ مرزا محمد شفیع بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

منافع پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ جس میں منافع بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافع پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ یا جن کا روپیہ بنکوں میں رکھا ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیں گی۔ ایسی جائیداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کردے گی۔ جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافع ملتا رہے گا۔ جائیداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہے گا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔ تمام روپیہ بغرض داخل امانت ناظم جائیداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۵ جون- دہلی یونیورسٹی کے چانسلر نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۲۶ جون سے یونیورسٹی کورٹ کا ممبر مقرر کیا ہے۔ مسٹر اندر نارائن- بر جموہن چیف جج عدالت خفیفہ بمبئی- مسٹر عظمت اللہ دہلی- میر محمد حسین دہلی۔

نیویارک ۵ جون- بیلانکا ایئر کرافٹ کارپوریشن طیاروں کے لئے ایک جدید کارخانہ کھولنا چاہتا ہے ان طیاروں کے نمونے فرانس اور برطانیہ کو بھیج دیئے گئے ہیں ایک نمونہ ایسے طیارے کا بھی ہے جو ۴۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرے گا اور اس کے دو انجن ہونگے۔

واشنگٹن ۵ جون- پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے بعد امریکہ کے اسسٹنٹ سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر سمر ویلز نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں ہسپانیہ اور چین میں عورتوں اور غیر مصافی آبادی پر سنگدلانہ بمباری کی مذمت کی گئی ہے

لنگھائی ۴ جون- جاپانیوں کی فوجیں لنگھائی کی طرف بڑھ رہی ہیں- خیال کیا جاتا ہے کہ چینیوں اور جاپانیوں کے درمیان آخری فیصلہ کن جنگ شیکاؤ کے قریب ہوگی۔

لنڈن ۴ جون- مسٹر جارج فارسٹ ۹۲ سال کی عمر میں بیڈفورڈ میں وفات پاگئے جب گراہم بل نے ٹیلیفون ایجاد کیا تھا تو متوفی نے سب سے پہلے ریسیونگ اور ٹرانسمٹنگ سیٹ بنایا تھا- اسی طرح آٹو میٹک ایکسچینج کی ترویج میں آپ کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔

اسکندرونہ ۵ جون- اطلاع مظہر ہے کہ اسکندرونہ میں فوجی حکام نے مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔

مدراس ۵ جون حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ ہریجن طلبہ کو کالج کی فیس معاف کر دی جائے

لنڈن ۵ جون- برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے آئندہ اجلاس جس میں فلسطین کے معاملہ پر غور کیا جائے گا- ۱۴ جون کو منعقد ہوگا۔

ہنکاؤ ۵ جون- معلوم ہوا ہے جاپانیوں نے بحری راستہ سے اندرون چین پر حملہ کر دیا ہے- چنانچہ آج صبح ۱۲ جنگی جہاز دو طیاروں کی حفاظت میں دریائے ینگسی میں داخل ہوگئے۔

بمبئی ۵ جون- مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا ہے تمام ارکان آج یا کل بمبئی سے رخصت ہو جائینگے سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب شملہ چلے جائیں گے

لنڈن ۵ جون- جنرل فرانکو کے طیاروں نے آج پھر بارسیلونا پر بمباری کی- سابقہ حملوں کی نسبت نقصان کم ہوا- صرف چار اشخاص ہلاک اور چار مجروح ہوئے سرکاری فوج کا دعویٰ ہے کہ ہم نے چار طیاروں کو گرا لیا ہے۔

کانگڑہ ۵ جون- تعلقہ بیر بنگیرہ کے موضع جنڈ رو میں ایک باورچی خانہ میں آگ لگی جس سے کئی مکانات جل گئے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ سولہ ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔

لاہور ۵ جون- پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر سبھاش چندر بوس کے بیانات کے پیش نظر صوبہ کی کانگرس کمیٹی نے ماتحت کمیٹیوں کو ہدایت بھیجی ہے کہ وہ ۱۲ جون کو یوم چین منائیں اس دن جلسے کئے جائیں- اور فنڈ جمع کریں کیونکہ چین کو طبی امداد بھیجی جانے والی ہے۔

لاہور ۵ جون شمالی حصار کے حلقہ کے دو ووٹروں نے چوہدری صاحب رام- ایم- ایل- اے کے خلاف الیکشن ٹربیونل کے روبرو انتخابی عذر داری دائر کر دی ہے درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ ریسپانڈنٹ کا انتخاب ناجائز قرار دیا جائے- کیونکہ ریسپانڈنٹ اور اس کے ایجنٹوں نے بدعنوانیوں کا ارتکاب کیا اور یہ کہ انتخاب آزاد انتخاب نہیں ہے نیز اس میں ریسپانڈنٹ پر ناجائز رسوخ اور رشوت کا الزام بھی لگایا گیا ہے گورنر پنجاب نے انتخابی عذر داری کی سماعت کی اجازت دیدی ہے۔

نئی دہلی ۴ جون- فیڈرل کورٹ ۴ جون سے ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بند رہے گی- دوران تعطیل میں کورٹ کے دفاتر صبح سات بجے سے ۱۰ بجے صبح تک کھلے رہا کریں گے- آنریبل جسٹس محمد سلیمان شاہ صاحب جج کے فرائض سرانجام دیں گے- آپ ایسے معاملات کی سماعت کریں گے جن کی طرف فوری توجہ مبذول کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

کراچی ۵ جون- صوبہ سندھ کی جیلوں میں اصلاح کی خاطر حکومت سندھ نے حکم جاری کیا ہے- کہ قیدیوں کے پاؤں میں بیڑیاں نہ لگائی جائیں۔

سری نگر ۵ جون- وزیر اعظم جموں و کشمیر نے "فخر الدین ملتانی کے متعلق لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ" اور رسالہ "کرانتی لہر" میرٹھ کے ۲۰ و ۲۷ فروری کے پرچوں کا داخلہ ریاست کے حدود میں ممنوع قرار دیا ہے

امرت سر ۵ جون- کل شام جلیانوالہ باغ امرت سر میں جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر کچلو نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا- کہ میں اپنی شکست کے سلسلہ میں کوئی انتخابی عذر داری نہیں کر رہا میری شکست ان خود ساختہ لیڈروں کی وجہ سے ہوئی جنہوں نے مجھے وقت پر دھوکا دیا۔

لاہور ۵ جون ہفتہ مختتمہ ۲۱ مئی کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ کے ۵۳ بڑے بڑے شہروں میں ۱۳۹۵ بچے پیدا ہوئے اور ۱۶۹۳ اموات ہوئیں۔

ناگپور ۵ جون آج صبح ۹ بجے ایمپریس ملز کے گودام کی چھت پر بجلی گری جس کی وجہ سے چھت کا ایک حصہ گر گیا اور ۵ ہزار روپے کی روئی کا نقصان ہوگیا۔

کراچی ۵ جون- ہز ایکسیلنسی گورنر سندھ ۱۵ جون کو بذریعہ طیارہ لنڈن روانہ ہونگے اور مسٹر جے ایچ گیرٹ قائم مقام کی حیثیت سے کام کریں گے۔

بیت المقدس ۴ جون اطلاع مظہر ہے کہ تل ابیب کے قریب ایک برطانوی پولیس انسپکٹر جیمز گارڈن گولی سے ہلاک پایا گیا لاش کے پاس ایک ریوالور پڑا تھا۔

میڈرڈ ۴ جون- ایلیکانتی کے قریب ایک برطانوی جہاز "گاریاڈ" پر فضا سے بم برسائے گئے- بیان کیا جاتا ہے کہ جہاز کا انجنیئر مسٹر ولیمز غرق ہوگیا ہے۔

لنڈن ۵ جون- جاپان نے غیر ملکیوں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ ہنکاؤ سے نکل جائیں- آج ہنکاؤ میں غیر ملکی سفراء کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ غیر ملکی رعایا کے افراد کو شہر سے باہر نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دینے کا انتظام کیا جائے۔

بمبئی ۴ جون- پنڈت جواہر لال نہرو ریاستی باشندوں کی آل انڈیا کانگرس کی صدارت کریں گے اجلاس نومبر کے مہینہ میں ہوگا- جب کہ پنڈت صاحب ہندوستان واپس آجائینگے

سلہٹ ۵ جون دشورہ کریم گنج سب ڈویژن کے باشندوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سب ڈویژن میں قرضہ مصالحتی بورڈوں کا قیام عمل میں لائے اور کوآپریٹو سوسائٹی سے دیہاتیوں نے جو قرضہ لے رکھا ہے اس کا سود معاف کر دیا جائے۔

لنڈن ۴ جون- سر ایڈورڈ جنرل گورنر جمیکا کا انتقال ہوگیا ہے- ملک معظم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر- غلام نبی